یوم: سہ شنبہ ٭ ۱۹ رجب سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴ | ۱۵ امان ۱۳۳۴ ھش ٭ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۶۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے لاہور سے جو اطلاع ارسال فرمائی ہے ۔ وہ درج ذیل ہے

(لاہور ۱۴ مارچ صبح (بذریعہ تار) رات کے پہلے حصہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو قریباً اڑھائی گھنٹے اچھی نیند آگئی ۔ مگر اس کے بعد معدہ کی تکلیف کی وجہ سے نیند اچاٹ رہی ۔ البتہ رات کے ایک بجے کے بعد پھر کچھ نیند آگئی مگر یہ نیند بے چینی کی وجہ سے مسلسل نہیں تھی ۔ کچھ کمزوری بھی ہے اور نقرس کی تکلیف میں بھی کسیقدر زیادتی ہوگئی — احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

اس سے قبل کی اطلاعات صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

اگر چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیساکہ آپ کو معلوم ہے ۔ گذشتہ ہفتہ ۲۶ فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ۔ اور تھوڑے سے وقت کے لئے میں ہاتھ پاؤں چلانے سے معذور ہو گیا ۔ پہلے ڈاکٹروں کا خیال ہوا کہ شاید Cerebral Thrombosis کا حملہ ہوا ہے ۔ یعنی بعض شریانوں میں خون منجمد ہو گیا اور جو خون دماغ کو غذا پہنچاتا ہے اور جس سے فکر انسانی اور عقل انسانی پیدا ہوتے ہیں ۔ اس کی کمی کی وجہ سے دماغ کا عمل معطل ہو گیا ۔ اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ۔ مگر بعد میں دوسرے ماہرین ڈاکٹر جو لاہور سے بلوائے گئے ۔ انہوں نے رائے ظاہر کی کہ یہ حملہ اتنی جلد گذر گیا ہے ۔ کہ یہی سمجھنا چاہیئے ۔ کہ دماغ کی رگ پھٹی نہیں اور نہ ہی دماغ یا دل کے Thrombosis کا حملہ ہوا ہے بلکہ صرف بعض خون کی رگیں سکڑ گئیں (Vaso Spasm) اور ان کی وجہ سے دماغ کو خوراک پہنچنی بند ہو گئی ہے ۔ ان ڈاکٹروں کا خیال تھا ۔ کہ چند ہفتوں میں دماغی حالت اپنے معمول پر آجائیگی ۔ لیکن اب تک جو ترقی ہوئی ہے اس کی رفتار اتنی تیز نہیں ۔ پہلے دن تو میں کسی چیز کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا تھا ۔ ہاتھ ڈالتا کہیں تھا ۔ اور پڑتا کہیں تھا ۔ اب ہاتھ کی حس میں یہ تبدیلی پیدا ہو گئی ہے کہ جس چیز کو پکڑنے کا ارادہ کرتا ہوں اس تک ہاتھ پہنچ جاتا ہے ۔ یعنی فاصلہ اور جہت کا اندازہ ٹھیک ہونے لگ گیا ہے ۔ مگر اس بیماری میں لیٹے رہنے کی وجہ سے پاؤں میں کمزوری محسوس ہوتی ہے ۔ آدمیوں کے سہارے سے ایک دو قدم چل سکتا ہوں ۔ مگر وہ بھی مشکل سے اور چلنے سے پیر لڑکھڑا جاتے ہیں ۔ اور گھٹنوں میں درد معلوم ہوتی ہے ۔ دماغ اور زبان کی کیفیت ایسی ہے کہ میں تھوڑی دیر کیلئے بھی خطبہ نہیں دے سکتا ۔ اور ڈاکٹروں نے دماغی کاموں سے قطعی طور پر منع کر دیا ہے ۔ حتیٰ کہ معمولی ملاقاتوں سے بھی ان کے خیال میں مجھے کسی چیز کے متعلق سوچنا نہیں چاہیئے اور ابھی میرے سامنے تفسیر قرآن کا بہت بڑا کام پڑا ہے ۔ ان حالات میں ڈاکٹری مشورہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ میں اہل و عیال اور دفتری عملہ کو لے کر کچھ عرصہ کے لئے یورپ چلا جاؤں تاکہ جلد ہی اس مرض کی روک تھام ہو جائے ۔ پہلے امریکہ کا خیال تھا ۔ مگر چونکہ امریکہ کا ایکسچینج نہیں ملتا ۔ اس لئے اس ارادہ کو چھوڑنا پڑا لیکن یورپین علاقہ میں انگریزی سکہ چل جاتا ہے ۔ اور برطانوی کامن ویلتھ کے مختلف علاقوں میں ہماری جماعت خدا کے فضل سے کافی تعداد میں موجود ہے ۔ مثلاً افریقہ کے کئی علاقے وغیرہ وغیرہ ۔ اس لئے یورپ جانے میں مشکلات بہت کم ہیں ۔ میں نے عزیزم چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو مشورہ کے لئے تار دی تو انہوں نے تار میں جواب دیا ہے کہ خدا کے فضل سے یورپ کے بعض ممالک میں علاج کی بہت سی سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں ۔ اور کامل سامان مل سکتا ہے ۔ اسلئے

پیشتر اس کے کہ تکلیف بڑھ جائے میں یورپ چلا جاؤں ۔ اور وہاں کے ڈاکٹروں سے علاج کرواؤں تاکہ میں اچھا ہو کر خطبہ بھی دے سکوں تفسیر بھی مکمل کر سکوں اور جماعتی ترقی کے لئے جس غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے ۔ وہ قائم رہے ۔ چونکہ سکہ کی دقتیں یورپ کے سفر میں ہمارے راستے میں اس قدر روک نہیں ہوں گی ۔ جس قدر امریکہ کے سفر میں ہو سکتی ہیں ۔ اس لئے اس سفر کے لئے ممکن ہے ۔ کہ اگر سلسلہ کے پاس روپیہ ہو ۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے غیر ملکی سکہ مل جائے ۔ یا اگر ہماری افریقہ کی جماعتیں اخلاص کا ثبوت دیں ۔ تو غیر ملکی سکہ کی بہت سی مشکلات ان کے ذریعہ سے پوری ہو جائیں گی ۔ کیونکہ ان کے پاس وہی سکہ ہے جو یورپ میں چلتا ہے ۔ جب میں ۱۹۲۴ء میں انگلینڈ گیا تھا ۔ تو ہندوستان کی مالی حالت بہت خراب تھی ۔ اور ہندوستانی جماعت اخراجات سفر برداشت نہیں کر سکتی تھی ۔ اس وقت زیادہ ایسٹ افریقہ ۔ عراق اور چند اور غیر ممالک کے احمدیوں نے اکثر حصہ بوجھ کا اٹھایا تھا ۔ قادیان کی انجمن ہمارے کھانے کے بھی خرچ نہیں بھجوا سکتی تھی ۔ مگر اللہ تعالےٰ نے افریقہ اور عرب کی جماعتوں کے اندر اس قدر اخلاص اور ایمان پیدا کر دیا کہ سارے قافلہ کے کھانے اور تبلیغ کا خرچ میں ادا کرتا تھا ۔ یا یوں کہو کہ اللہ تعالےٰ میرے ذریعہ سے ادا کرتا تھا ۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ میں نے مالی مشکلات کو دیکھتے ہوئے ایسٹ افریقہ کے چند دوستوں کو لکھا کہ مجھے سفر کی ضرورتوں اور جماعت کے وفد کے اخراجات کے لئے کچھ انگریزی سکہ قرض کے طور پر دے دیں ۔ وہ آدمی تو تھوڑے سے تھے ۔ مجھے یاد ہے کہ اس وقت تک ایسی حیثیت کے آدمی چند تھے ۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ۔ میاں اکبر علی صاحب سید معراج الدین صاحب اور بابو محمد عالم صاحب ممباسوی ایسی حالت میں تھے ۔ کہ کچھ قرض دے سکیں لیکن ایمان دنیا کے خزانوں سے بڑا ہوتا ہے ۔ ایمان نے ان کی تمام مالی کمزوریوں کو دور کر دیا ۔ مجھے یاد ہے کہ بابو اکبر علی صاحب نے اپنی تجارت کا ایک حصہ نیلام کر دیا اور روپیہ مجھے قرض بھجوا دیا چونکہ یہ جماعتی حساب میں تھا ۔ جماعت نے ادا کر دیا ۔ مگر اس وقت ایک عجیب لطیفہ ہوا ۔ جو خدا کی قدرت کا نمونہ تھا عراق میں ہمارے صرف ایک احمدی دوست تھے اور ان کی مالی حالت کچھ اچھی نہیں تھی ۔ میں نے ان کو بھی خط لکھا ۔ انہوں نے اپنے کسی اور دوست سے ذکر کر دیا ۔ ایک دن لندن کے ایک بنک نے مجھے اطلاع دی کہ تمہارے نام اتنے سو پونڈ آیا ہے میں نے سمجھا کہ قادیان نے مبلغین کے قافلہ کا خرچ بھجوایا ہے ۔ لیکن دریافت پر بنک نے بتایا کہ قادیان یا ہندوستان سے وہ روپیہ نہیں آیا بلکہ عراق سے آیا ہے ۔ میں نے بیت المال قادیان کو اطلاع دی کہ آپ لوگوں نے قرض کی تحریک کی تھی

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ۔

اور میں نے بھی اس کی تصدیق کی تھی۔ اس سلسلہ میں روپیہ آنا شروع ہوا ہے۔ آپ نوٹ کرلیں۔ اور چونکہ بعد میں ادا کرنا ہے اور عراق کا پتہ ان کو بتادیا۔ کہ یہاں سے اتنے سو پونڈ آیا۔ جب میں ہندوستان واپس آیا۔ تو میں نے اس وقت کے ناظر صاحب بیت المال سے کہا کہ کیا اس روپیہ کا پتہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رجسٹریاں لکھ لکھ کر تھک گئے ہیں۔ سارے احمدی انکاری ہیں کہ ہم نے روپیہ نہیں بھیجا۔ میں نے اس سید غیر احمدی کو خط لکھنے شروع کئے۔ کہ اتنا روپیہ آپ کی طرف سے ملا ہے۔ یہ غالباً اس قرضہ کی تحریک کے نتیجہ میں ہے۔ جو بیت المال کی طرف سے کی گئی تھی۔ آپ اطلاع دیں۔ تاکہ سلسلہ اس کو اپنے حساب میں درج کرے۔ لیکن کئی ماہ مسلسل رجسٹری خطوط بھجوانے کے بعد ایک جواب آیا۔ اور وہ جواب یہ آیا کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ کہ میں نے سلسلہ احمدیہ کو کوئی قرض دیا ہے۔ چھ سو یا آٹھ سو پونڈ انہوں نے لکھے کہ میں نے لنڈن بنک کے ذریعہ آپ کو بھجوائے تھے۔ مگر وہ بیت المال کو قرض نہیں بھجوائے تھے۔ بلکہ وہ آپ کو نذرانہ تھے۔ اس خط کے وصول ہونے پر میری حیرت کی حد نہ رہی کہ اس غیر احمدی کو اللہ تعالیٰ نے وہ توفیق دی۔ جو کئی احمدیوں کو بھی نہ ملی تھی۔ ممکن ہے غیر احمدیوں میں کوئی مالدار ہو۔ مگر میرے علم میں تو غیر احمدیوں میں بھی کوئی اتنا مالدار نہیں تھا۔ جو اس بشاشت سے چھ سو یا آٹھ سو پونڈ نذرانہ بھجوادے۔ مگر بہرحال چونکہ وہ سلسلہ کے لئے مدنظر تھا۔ اور وہ بھیجنے والا غیر احمدی تھا۔ اس لئے میں نے نوٹ کرلیا۔ کہ یہ روپیہ سلسلہ کا ہے۔ اور مسجد لنڈن کے حساب میں میں نے وہ رقم بنک میں جمع کرادی۔ اور حساب کرکے گزشتہ سال تحریک جدید کو مسجد لنڈن کے حساب میں ۷۲۱ یا ۷۵۰ پونڈ ادا کردیئے۔ جس سے مسجد لنڈن کی مرمت وغیرہ ہوئی۔ بہرحال اس طرح میں بھی اپنے قرض سے سبکدوش ہوا اور مسجد کی مرمت بھی ہوگئی۔ اور خدا تعالیٰ نے خانۂ خدا خانۂ کفر میں بنوانے کی توفیق بخشی۔ اسی نے وہ نذرانہ بھیجکر مجھ پر احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق بخشی۔ کہ میں اس کے احسان کی قدر اس صورت میں ظاہر کروں کہ وہ روپیہ خانۂ خدا کے بنانے پر خرچ ہو جائے۔

اس وقت ہماری جماعت اس وقت سے کئی گنے زیادہ ہے۔ بلکہ شاید بیس گنے زیادہ ہے۔ اور اگر مرکز احمدیت کی تحریک پر وہ لوگ بھی انگریزی سکہ سے ہماری مدد کریں۔ خواہ قرض کے طور پر ہی ہو۔ تو یہ سفر ہمارا آسانی سے گزر جاتا ہے۔ چونکہ میں بیماری کی وجہ سے جارہا ہوں۔ اس لئے امید ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بہت سا انگریزی سکہ خریدنے کی اجازت مل جائے گی۔ لیکن وہ لوگ جن پر پاکستانی قانون نہیں چلتا اگر انگریزی سکہ ہمیں مہیا کردیں۔ تو انٹرنیشنل قانون کے ماتحت یہ جرم نہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو یہ توفیق دے۔ کہ وہ اپنے فرض کو سمجھ سکیں۔ ادا کرسکیں۔ تاکہ اگر وحی جلی ان پر نازل نہیں ہوئی۔ تو وحی خفی تو ان پر نازل ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء عنقریب تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن پر ہم وحی کریں گے۔ گویا جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کرتا تھا وہ وحی کے ماتحت کرتا تھا۔ یہی معاملہ خدا کا میرے ساتھ رہا ہے۔ میں نے تو ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ پکڑا ہے۔ اور اس سے کہا ہے کہ اپنے نوکر کو دوسروں کی ڈیوڑھی سے مانگ کر گزارہ کرنے پر مجبور مت کر اس میں نوکر کی ہتک نہیں آقا کی ہتک ہے۔ اگر میرا نوکر دوسرے کے گھر سے روٹی مانگے۔ تو وہ میری عزت برباد کرتا ہے۔ اس لئے کبھی انسان کے مال پر نہ میں نے نظر رکھی ہے۔ نہ آئندہ کبھی رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ میری خود ہی مدد کی ہے۔ اور آئندہ بھی وہی مدد کرے گا۔ کسی نے میری مدد نہیں کی کہ خدا تعالیٰ نے اس سے بیسیوں گنے اس کی مدد نہ کی ہو۔ درجنوں مثالیں اس کی موجود ہیں۔ جو چاہے میں اس کا ثبوت دے سکتا ہوں۔ تاکہ کوئی یہ نہ شبہ کرے۔ کہ میں لوگوں پر اثر ڈالنے کے لئے یہ بات کر رہا ہوں۔ آخر وہ اس کا کیا جواب دے گا۔ کہ ایک شخص جو بالکل غریب حالت میں تھا۔ اس نے میری مدد کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دولت دے دی۔ یا اس کی اولاد کو اتنی تعلیم دلادی۔ کہ وہ صاحب اثر و رسوخ بن گیا۔

خیال ہے۔ خدا توفیق دے تو اپریل میں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جاؤں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ کھولدے۔ اور اگر یہ سفر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے بموجب ہے تو اس کو صحت کا موجب بنائے دوستوں نے سفر امریکہ کے لئے گزشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ حفاظت خاص یعنے جماعت احمدیہ کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقوم تجویز کی گئی تھیں گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے۔ مگر جتنی ضرورت ہے اتنا نہیں آیا۔ اس لئے میں اپنے مخلصوں اور مخلصو سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو

اس موقعہ پر میں یہ کہنے میں بھی فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے جو شکوہ پیدا ہوا تھا۔ کہ اس سال تحریک کے وعدے پورے نہیں آئے ہے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کو اس شکوہ کے دور کرنے کی توفیق بخش دی ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آج کی تاریخ تک قریباً چھ ہزار کے وعدے زائد آچکے ہیں۔ اور موجودہ رفتار پر قیاس رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ میعاد کے آخر تک اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے چالیس پچاس ہزار روپے کے وعدے بڑھ جائیں گے۔ دنیا کی نظروں میں یہ بات عجیب ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ بات عجیب نہیں۔ کیونکہ اس کے مخلص بندوں کے ہاتھوں سے ایسے معجزے ہمیشہ ہی ظاہر ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر ہوتے چلے جائیں گے۔ پہلے بھی خدا تعالیٰ ایسے ہی بندوں کے چہروں سے نظر آتا رہا ہے۔ اور اب ہمارے زمانہ میں بھی ایسے ہی انسانوں کے چہروں سے خدا نظر آئے گا۔ اور ان کے دلوں اور ایمانوں سے ایسے معجزے ظاہر نہیں ہوں گے۔ بلکہ برسیں گے۔ منکر انکار کرتے چلے جائیں گے۔ جبرائیل کا قافلہ بڑھتا جائے گا۔ اور آخر عرش تک پہنچکر دم لے گا۔ عرش کا راستہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اپنی امت کے لئے کھول دیا ہوا ہے۔ اب کوئی ماں ایسا بیٹا نہیں جنے گی۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کھولا ہوا راستہ بند کرے تو شیطان حسد سے مرجائے گا۔ مگر خدا تعالیٰ کی مدد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شیطانی حسد کی آگ سے بچالے گی۔ دوزخ چاہے گندھک کی آگ کی بنی ہوئی ہو یا حسد کی آگ سے صاحب الفلق رسول انس سے محفوظ کیا گیا ہے۔ اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ دوزخ کے شرارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے لئے ہیں۔ اس کے دوستوں کے لئے کوثر کا خوشگوار پانی اور جنت کے ٹھنڈے سائے ہیں۔ صرف اتنی ضرورت ہے کہ وہ ہمت کرکے ان سایوں کے نیچے جا بیٹھیں۔ اور آگے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کوثر کا پانی لے لیں۔ لوگ اپنے باپ کی زمینیں اور مکانوں کو نہیں چھوڑتے۔ اور ملک کی اعلےٰ عدالتوں تک جاتے ہیں کہ ہمارا ورثہ ہمیں دلوایا جائے۔ اگر مسلمانوں میں سے کوئی بدبخت اپنے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ورثہ کو نظر انداز کرتا ہے۔ تو اس پر افسوس ہے۔ اس کو تو فیڈرل کورٹ تک نہیں بلکہ عرش کی عدالت تک اپنے مقدمہ کو لے جانا چاہیئے اور اپنا ورثہ لیکر چھوڑنا چاہیئے۔ اگر وہ ہمت نہ ہاریگا اگر وہ دل نہ چھوڑیگا۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ورثہ اس کو ملے گا۔ اور ضرور ملے گا۔ صاحب العرش کی عدالت کسی کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتی۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی باپ دنیا کے ظالم دادوں کی طرح اپنے پوتوں کو طبعی حق سے محروم نہیں کرتا۔ بلکہ جب وہ اس سے اپیل کرتے ہیں وہ ان کے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ورثہ انکو دیتا ہے۔ بلکہ ورثہ کے حصہ سے بھی بڑھ کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ رحیم کریم ہے۔ اور وہ رحیم کریم یہ برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انکی روحانی اولاد اپنے ورثہ سے محروم ہو جائے۔ سو دوستو بڑھو کہ تمہیں ترقی دی جائیگی۔ قربانی کرو کہ تمہیں دائمی زندگی عطا کی جائیگی۔ اپنے فرض کو پہچانو کہ خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اپنے فرض کو پہچانے گا۔ اور جب وہ وقت آئیگا تو نہ صرف تمہارے گھر برکتوں سے بھر جائینگے۔ بلکہ ہر وہ گوشت کا لوتھڑا جو تمہارے جسم سے نکلے گا۔ اسکو بھی برکتوں کی چادر میں لپیٹ کر بھیجا جائیگا۔ اور جو تمہارے ہمسائے میں رہے گا اس پر بھی برکتیں نازل ہونگی۔ جو تم سے محبت کریگا اس سے خدا تعالیٰ محبت کریگا۔ اور جو تم سے دشمنی کریگا۔ اس سے خدا تعالیٰ دشمنی کریگا۔

میں نے آپکو کبھی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے باہر جانے کی کوئی سکیم بنائیں یہ سکیم آپ لوگوں کی طرف سے پیش ہوئی۔ آپ نے ہی اسے منظور کیا۔ میں نے ایک لفظ بھی اسکے حق میں نہیں کہا۔ اب آپکا فرض ہے کہ تکلیف اٹھاکر بھی جو ریزولیوشن آپ نے پاس کیا تھا۔ اسکو پورا کریں دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ قادیان میں ایک امانت فنڈ کی سکیم تجویز کی گئی تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ قادیان کی ترقی کے لئے احباب کثرت سے اپنا روپیہ قادیان میں جمع کروائیں

خاص خاص وقت پر اپنی اغراض کے لئے خلیفہ وقت سے جماعت بوقت ضرورت کچھ قرض لے لیا کریں گے۔ اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہے گا۔ اور بغیر ایک پیسہ چندہ لئے جماعت کے کام ترقی کرتے رہیں گے۔ قادیان میں اس تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے تئیس لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا۔ اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پا جاتے تھے۔ چنانچہ اس تحریک کا نتیجہ تھا۔ کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لٹ گیا۔ تو جماعت احمدیہ کے افراد محفوظ رہے اور انکو اس امانت کے ذریعے دوبارہ پاکستان میں پاؤں جمانے کا موقعہ مل گیا۔ اس کی تفصیل کہ کس کس طرح اس روپیہ کو نکالا اور خرچ کیا۔ اور پھر احباب کو واپس کیا۔ یہ تو جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی۔ تو اس میں تفصیلاً آئے گا۔ مگر بہر حال جس طرح جماعت کے افراد اپنے پاؤں پر کھڑے رہے وہ ظاہر ہے۔ اگر اب بھی دوست میری بات کو مانیں گے تو انشاء اللہ بڑی بڑی برکتیں حاصل کریں گے۔ انہی اغراض کے ماتحت روپیہ جمع کرانا ہوگا جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جس طرح پہلے دور میں ذمہ دار تھے۔ اور ایک ایک پیسہ احباب کو ادا کر دیا تھا۔ روپیہ کا گھر میں پڑا رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر۔ ان کی تعلیم اور بیٹیوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں۔ اور اس کا نام امانت خاص رکھیں۔ یہ امانت اوپر کے بیان کردہ اغراض کے لئے ہوگی۔ صرف اتنا فرق ہوگا۔ کہ جو شخص اپنی امانت میں سے دس ہزار روپیہ یا اس سے زائد لینا چاہے۔ اسے عام طور پر سات دن کا نوٹس دینا ہوگا۔ گو یہ ضروری نہیں۔ امانت داروں کی ضرورت کے مطابق فوری روپیہ بھی ادا کر دیا جائے گا۔ مگر جو لوگ چند سو یا ہزار لینا چاہیں گے ان کو بغیر کسی نوٹس کے فوری طور پر روپیہ ادا ہو جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سلسلہ کی تمام خواتین اور مرد میری اس تحریک پر لبیک کہیں گے۔ اور بغیر پیسہ خرچ کرنے کے دین و دنیا کے لئے ثواب عظیم کمائیں گے۔ اور انشاء اللہ یہ امانت ان کی مالی ترقی کا بھی موجب بنے گی۔ اور اس کے لئے سکیم آئندہ بنائی جائے گی۔ چونکہ یہ ایک موقت امانت ہوگی جس کے لئے آٹھ دن کے نوٹس کی شرط ہوگی۔ یہ قرضہ بن جائے گا۔ اور زکوٰۃ سے آزاد ہو جائے گا۔ اور ان کے کام میں کوئی نقص نہیں ہوگا۔ اگر جماعت کے مرد اور عورتیں اس طرف توجہ کریں۔ تو پندرہ بیس لاکھ روپیہ چند روز میں جمع ہونا مشکل نہیں۔ اور یورپ کا سفر اور سلسلہ کے کام بسہولت جاری رہ سکیں گے۔ اور مالی اعتبار سے بھی مجھے بے فکری رہے گی۔

میں اس وقت بالکل بے کار ہوں۔ اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔ اس لئے اپنے پرانے حق کی بناء پر جو پچاس سال سے زیادہ عرصہ کا ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ مجھے بے عملی کی زندگی سے بچائے۔ کیونکہ اگر یہ زندگی خدانخواستہ لمبی ہونی ہے۔ تو مجھے اپنی زندگی سے موت زیادہ بھلی معلوم ہوگی۔ سو میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے خدا جب میرا وجود اس دنیا کے لئے بے کار ہے۔ تو تو مجھے اپنے پاس جگہ دے۔ جہاں میں کام کر سکوں۔ سو اگر چاہتے ہو۔ کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ۔ تاکہ خدا تمہاری مدد کرے اور جو کام ہم نے ملکر شروع کیا تھا۔ وہ ہم اپنی آنکھوں سے کامیاب طور پر پورا ہوتا دیکھیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس امانت کی تحریک کے متعلق مجھے بار بار تحریک کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بلکہ احباب جماعت اور خواتین خود ہی یہ تحریک اپنے دوستوں میں کرتے رہیں گے۔ اور اس کو زندہ رکھیں گے۔

جب ۱۹۲۴ء میں میں نے لنڈن کا سفر کیا تھا تو اس قدر مالی تنگی ہو گئی تھی کہ تبلیغ کے لئے جو وفد گیا تھا اس کا خرچ بھی مجھ کو ہی دینا پڑا تھا۔ مگر اب ڈاکٹروں کی ہدایت ہے کہ فکر بالکل نہ کریں۔ اگر یہ تجویز کامیاب ہو جائے۔ تو میری فکر بھی دور ہو جائے گی اور اللہ تعالےٰ آپ کو بھی اس نیکی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۱ ۳/۵۵

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵؍امان ۱۳۳۴ہش

پہلا خطاب عام

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ میرے دل میں ایک خوف ہے۔ اور اپنے وجود کو بہت کمزور پاتا ہوں۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ تم اپنے غلام کو وہ کام مت بتاؤ جو وہ کر نہیں سکتا۔ تم نے اس وقت مجھے غلام بنانا چاہا ہے۔ تو وہ کام مجھے نہ بتانا جو میں نہ کر سکوں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں۔ میں کس طرح دعویٰ کر سکتا ہوں کہ دنیا کی ہدایت کر سکوں گا۔ اور حق اور راستی کو پھیلا سکوں گا۔ ہم تھوڑے ہیں اور اسلام کے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم اور غریب نوازی پر ہماری امیدیں بے انتہا ہیں۔ تم نے یہ بوجھ مجھ پر رکھا ہے۔ تو سنو! اس ذمہ واری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تم میری مدد کرو۔ اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے فضل اور توفیق چاہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرمانبرداری میں میری اطاعت کرو۔ میں انسان ہوں اور کمزور انسان۔ مجھ سے کمزوریاں ہوں گی۔ تو تم چشم پوشی کرنا۔ تم سے غلطیاں ہوں گی۔ تو میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر عہد کرتا ہوں۔ کہ میں چشم پوشی اور درگذر کروں گا۔ اور میرا اور تمہارا متحد کام اس سلسلہ کی ترقی اور اس سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے۔ پس اب جو تم نے میرے ساتھ ایک تعلق پیدا کیا ہے۔ اس کو وفاداری سے پورا کرو۔ تم مجھ سے اور میں تم سے چشم پوشی خدا کے فضل سے کرتا ہوں۔ کرتا رہوں گا۔ تمہیں امر بالمعروف میں میری اطاعت اور فرمانبرداری کرنی ہوگی۔ اگر نعوذ باللہ کہوں کہ خدا ایک نہیں۔ تو اسی خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں ہم سب کی جان ہے جو وحدہٗ لاشریک اور لیس کمثلہٖ شیءٌ ہے۔ کہ میری ایسی بات ہرگز نہ ماننا اگر میں نعوذ باللہ تمہیں نبوت کا کوئی نقص بتاؤں۔ تو مت مانو۔ اگر قرآن کا کوئی نقص بتاؤں۔ تو پھر خدا کی قسم دیتا ہوں۔ مت مانو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جو خدا تعالےٰ سے وحی پا کر تعلیم دی ہے۔ اس کے خلاف ہوں تو ہرگز ہرگز نہ ماننا۔ ہاں میں پھر کہتا ہوں۔ اور پھر کہتا ہوں۔ کہ امر معروف میں میری خلاف ورزی نہ کرنا۔ اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لوگے۔ تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کرے گا۔ اور ہماری متحدہ دعائیں کامیاب ہوں گی۔ اور میں اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ مجھے یقین کامل ہے۔ کہ میری نصرت ہوگی۔"

مندرجہ بالا الفاظ جو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے اس دلپذیر خطاب میں سے ہیں۔ جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خلافت کے خداداد مقام پر فائز ہوتے ہوئے مجمع عام سے کیا تھا۔

اب تک جماعت میں ایسے بہت سے خوش قسمت اصحاب موجود ہیں جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مبارک زبان سے یہ الفاظ سنے۔ اور اب تک ان کے دل پر نقش چلے آتے ہیں۔ کتنے جاذب پیارے اور پُر محبت انداز سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارکان جماعت کو اپنے اور جماعت کے فرائض منصبی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ اسی طرح ہے۔ جس طرح ایک شفیق باپ یا ایک مہربان بھائی اپنے عزیزوں کے ساتھ مل کر اپنی اور ان کی زندگی کا پروگرام ان کے سامنے رکھتا ہے۔ یہ اسی طرح ہے۔ جس طرح ایک بہادر اور راہ شناس قافلہ سالار اہل قافلہ کو منزل مقصود کی طرف بحفاظت پہنچانے کے لئے چوکس ہو کر میدان میں آ کر للکارتا ہے۔ اور جرس رحیل کی آواز پر سب سے پہلے خود قدم اٹھاتا ہے۔ کتنے پُر زور اور عزم راسخ کے حامل الفاظ ہیں کہ

"میرا اور تمہارا متحد کام اس سلسلہ کی ترقی اور اس سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے ....

اور میں اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ کہ میری نصرت ہوگی۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے آج اکتالیس سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ یہ پُر شکوہ اور عظیم الفاظ حضور پُر نور نے مارچ ۱۹۱۴ء میں جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمائے تھے۔ اب ذرا ان الفاظ کو دیکھئے اور ان اکتالیس سال کی تاریخ پر نظر دوڑائیے۔ اور جماعت نے آپ کی رہنمائی میں جو ترقی کی منازل طے کی ہیں۔ ان کو ذہن میں لائیے۔ کیا حضور کے یہ الفاظ اس اکتالیس سال کے عرصہ میں ایک پیہم عمل کے لباس میں منعکس نہیں ہو رہے

(باقی صفحہ ۷ پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا اور صدقات سے بڑی سے بڑی مصیبت ٹل جاتی ہے

دُعاء بہت بڑی سپر کامیابی کے لئے ہے۔ یُونسؑ کی قوم گریہ زاری اور دُعا کے سبب آنے والے عذاب سے بچ گئی۔ میری سمجھ میں محاتبت مغاضبت کو کہتے ہیں اور حوت مچھلی کو کہتے ہیں اور نون تیزی کو بھی کہتے ہیں اور مچھلی کو بھی۔ پس حضرت یونسؑ کی وہ حالت ایک مغاضبت کی تھی۔ اصل یوں ہے کہ عذاب کے ٹل جانے سے اُن کو شکوہ و شکایت کا خیال گذرا کہ پیشگوئی اور دُعا یوں ہی رائیگان گئی اور یہ بھی خیال گذرا کہ میری بات پوری کیوں نہ ہوئی۔ پس یہی مغاضبت کی حالت تھی۔ اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے۔ اور رونا دھونا اور صدقات فردِ قرارداد جُرم کو بھی ردّی کر دیتے ہیں۔ اصُول خیرات کا اسی سے نکلا ہے۔ یہ طریق اللہ کو راضی کرتے ہیں۔ علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے۔ اس لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے۔ انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثبات دکھاتا ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل و قال سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جائے۔ صدقہ اس کو اسی لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے۔ حضرت یونسؑ کے حالات میں دُرِّ منثور میں لکھا ہے۔ کہ آپ نے کہا کہ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ جب تیرے سامنے کوئی آوے گا تجھے رحم آجائے گا۔ ع

اِیں مُشتِ خاک را گر نہ بخشم چہ کنم

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص ۲۳۰)

رسالہ مصباح کی خریداری کیلئے تحریک

چندہ سالانہ میں کمی

(از قلم حضرت سیّدہ ام امۃ المتین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ربوہ)

بہنوں کی خوشی کیلئے اطلاع دی جاتی ہے کہ لجنہ اماء اللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ رسالہ مصباح کی قیمت میں کمی کر دی جائے اس لئے یکم مارچ سے مصباح کی قیمت میں ایک روپیہ کی کمی کر دی گئی ہے۔ اور چندہ سالانہ بجائے چھ روپیہ کے پانچ کر دیا گیا ہے۔ — احمدی بہنوں کا واحد رسالہ مصباح ہے جس کے ذریعہ سے وہ غیر احمدیوں میں تبلیغ کر سکتی ہیں۔ اپنی احمدی مستورات کو علمی، ادبی اور معاشرتی فائدے پہنچا سکتی ہیں۔ ہم مصباح کے ذریعہ سے ایک دوسری سے تعارف حاصل کر سکتی ہیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہنوں کو مصباح کی ترقی کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں۔

جماعت میں تعلیم یافتہ مستورات کی کمی نہیں ہے پس میں اپنی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ قلمی طور پر بھی اور مالی طور پر بھی اپنے رسالہ کی اعانت کریں۔ دلچسپ مضامین بھجوائیں۔ اس کو کامیاب رسالہ بنانے کے لئے ادارہ کو تجاویز بھجوائیں۔ تا ادارہ ان پر غور کر کے عمل کرے۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ رسالہ کی خریداری کی طرف توجہ کریں۔ خود خریدار بنیں اور اپنے ملنے جلنے والیوں کو خریدار بنائیں ادارہ نے فیصلہ کیا تھا کہ جو بہن بارہ خریدار مہیا کرے گی ان کے نام ایک سال تک مفت مصباح جاری کیا جائے گا۔ لیکن بہت ہی کم بہنوں اس طرف توجہ کی۔

مجھے امید ہے کہ بہنیں میری اس درخواست پر عمل کرتے ہوئے مصباح کی ترقی کی پوری کوشش کریں گی۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

---

۳۱ مئی ۱۹۵۵ء

تحریک جدید کے پانچویں سال کے شروع میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ:

"خدا تعالیٰ کی فوج میں تھک جانے والے اور ملال پیدا کرنے والے اور ہتھیار پھینک دینے والے اور نتائج کے متعلق جلد بازی کرنے والے کبھی قبول نہیں ہوتے"۔ — آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے دور اوّل میں حصہ لیتے آئے ہیں لیکن کچھ سالوں کا بقایا ہے جس کی اطلاع آپ کو کر دی گئی ہے۔ مگر آپ نے اپنا بقایا ادا نہیں کیا۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ بقایا دار کا نام فہرست میں نہیں آسکتا۔ آپ تھک نہ جائیں بلکہ اپنا بقایا ۳۱ مئی ۵۵ء تک ادا کر کے نام درج فہرست کرا لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

ایسے اراکین جن کی عمر چالیس یا اس سے زائد ہو وہ بلحاظ اپنی عمر کے اراکین انصار کے ممبر ہیں جو انفرادی طور پر کہیں رہتے ہوں اور کسی مجلس انصار اللہ سے ان کا الحاق نہیں یا ایسی جماعت جہاں تین اراکین انصار نہ ہونے کے وہاں مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہو سکتی انہیں چاہئیے کہ تنظیم انصار میں شامل ہونے کیلئے دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ سے فارم درخواست ممبری منگوالیں اور اُسے پر کر کے دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں تا ان کا نام درج رجسٹر کیا جائے اور مرکز سے تنظیم انصار کے متعلق براہ راست ہدایات بھجوائی جایا کریں۔ (نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعتوں میں لائبریریاں قائم کی جائیں

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اہم جماعتوں میں لائبریریاں قائم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ یہ لائبریریاں زیادہ سے زیادہ تعداد میں قائم کی جائیں۔ اس اہم اور اتنے بڑے کام کیلئے احباب اور جماعتوں کے تعاون کی ضرورت ہے **اور وہ اس رنگ میں کہ**

احباب بدستور سابق صیغہ نشر و اشاعت کی مالی امداد کرتے رہیں۔ جوں جوں اس مد میں سرمایہ جمع ہوتا جائیگا کتب خرید کر اہم اور ضروری مقامات پر لائبریریاں قائم کی جائیں گی اور آئندہ جو بھی نئی کتاب شائع ہوگی تمام لائبریریوں کو مہیا کی جایا کرے گی۔

لائبریریاں وہاں قائم کی جائیں گی جہاں مبلغ ہوں۔ اور جہاں کوئی مبلغ نہیں وہاں کی جماعت کے لئے ضروری ہوگا کہ کتابوں کی حفاظت کا ذمہ لے۔

لائبریریوں کے لئے جماعت کو ایسی جگہ کا انتظام کرنا ہوگا جہاں تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی صحّت کاملہ کے لئے

درد مندانہ دعائیں اور صدقات

کالاسوالا:- بروز جمعہ حضرت اقدس کی علالت کی خبر سن کر افراد جماعت میں غم کی لہر دوڑ گئی فوری طور پر چندہ جمع کر کے صہ برائے صدقہ قیمت بکرا بذریعہ منی آرڈر مرکز میں بھیج دی ہے اور دعائیں کی جا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خادم علی نائب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کالاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

سکھر:- حضور کی بیماری کی خبر سکھر میں بذریعہ تار ملی۔ تمام احباب کو اطلاع دی گئی اور حضور ایدہ اللہ کی شفایابی کیلئے اجتماعی دعا کی گئی۔ تین بکرے صدقہ کئے گئے اور جمعہ کے روز احباب کو تحریک کی گئی کہ ہفتہ کو روزہ رکھیں اور حضور کی شفایابی کیلئے خاص طور پر درد دل سے دعا کریں۔

شکارپور:- شکارپور میں احباب جماعت نے اجتماعی دعائیں کیں اور صدقہ کی رقم غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے مرکز کو روانہ کر دی گئی۔ اللّٰھم اشف امیرالمؤمنین شفاءً کاملاً لا یغادر سقماً۔ آمین اللّٰھم آمین

غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ

بھکھوبھٹی ضلع سیالکوٹ:- جماعت نے اجتماعی طور پر حضور ایدہ اللہ کی صحت یابی کیلئے دعا کی اور خشک چاول بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کئے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت عطا فرمائے آمین (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھکھوبھٹی)

یوم الحج قریب آرہا ہے، ذی استطاعت احباب توجہ فرمائیں۔ خود فریضہ حج بجالائیں یا حج بدل کروائیں

(مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک نہایت اہم دن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت عہدِ خلافت کا آغاز

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی

۱۴ مارچ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک نہایت اہم تاریخ ہے۔ آج سے اکتالیس سال قبل ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رحلت فرمائی۔ اور ۱۴ مارچ کو جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ حضور نے کن حالات میں خلافت کی اہم اور نازک ذمہ داری سنبھالی۔ اور کس طرح جماعت کو تباہی انتشار اور تفرقہ سے بچاکر ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ اس کا اندازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے رقم فرمودہ ذیل کے مضمون سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو آپ کی تصنیف سلسلہ احمدیہ میں سے لیکر افادۂ احباب کے لئے درج کیا جاتا ہے:۔

حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات

" جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے حکم پاکر اپنے دعویٰ مسیحیت کا اعلان فرمایا۔ تو مذہبی دنیا کی فضا بادلوں کی گرج اور بجلیوں کی کڑک سے گونجنے لگ گئی۔ اسی طرح اب جبکہ خدا کے برگزیدہ مسیح کا موعود خلیفہ مسند خلافت پر قدم رکھ رہا تھا۔ تو دنیا نے پھر وہی نظارہ دیکھا۔ اور احمدیت کے آسمان پر گھٹا ٹوپ بادلوں کی گرجوں نے آنے والے کا خیر مقدم کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی وفات کے وقت وہ اختلاف جو عرفاً مخفی کہلاتا تھا۔ مگر حقیقتاً اب مخفی نہیں رہا تھا۔ یکدم پھوٹ کر باہر آ گیا۔ قادیان کی جماعت کو حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات کی خبر اس وقت ملی۔ جبکہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب مسجد اقصیٰ میں جمعہ کی نماز پڑھا کر مسجد سے باہر آ رہے تھے۔ اس پر سب لوگ گھبرا کر فوراً نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی پر پہنچے۔ جہاں حضرت خلیفہ اول رضؓ اپنی بیماری کے آخری ایام میں تبدیلِ آب وہوا کے لئے تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اور قادیان کی نئی آبادی کا کھلا میدان گویا میدانِ حشر بن گیا۔ بے شک حضرت خلیفہ اول رضؓ کی جدائی کا غم بھی ہر مومن کے دل پر بہت بھاری تھا۔ مگر اس دوسرے غم نے جو جماعت کے اندرونی اختلافات کی وجہ سے ہر مخلص احمدی کے دل کو کھائے جا رہا تھا۔ اس صدمہ کو سخت ہولناک بنا دیا تھا۔ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ جمعہ کے دن سوا دو بجے کے قریب حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وفات ہوئی۔ اور دوسرے دن نماز عصر کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب خلیفہ منتخب ہوئے۔ گویا یہ قریباً چھبیس گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ جو قادیان کی جماعت پر قیامت کی طرح گزرا۔

جماعت کے لئے قیامت کا دن

اس نظارے کو دیکھنے والے بہت سے لوگ گزر گئے۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو اس کے بعد پیدا ہوئے۔ یا وہ اس وقت اس قدر کم عمر تھے۔ کہ ان کے اذہان میں ان واقعات کا نقشہ محفوظ نہیں۔ مگر جن لوگوں کے دلوں میں ان ایام کی یاد قائم ہے۔ وہ اسے کبھی بھلا نہیں سکتے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ دن جماعت کے لئے قیامت کا دن تھا۔ اور میرے اس بیان میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں۔ ایک نبی کی جماعت۔ تازہ بنی ہوئی جماعت۔ بچپن کی اٹھتی ہوئی امنگوں میں مخمور اور صداقت کی برقی طاقت سے دنیا پر چھا جانے کے لئے بے قرار جس کے لئے دین سب کچھ تھا۔ اور دنیا کچھ نہیں تھی۔ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی تھی۔ کہ اگر ایک طرف اس کے پیارے امام کی نعش پڑی ہے۔ تو دوسری طرف اس امام سے بھی زیادہ محبوب چیز یعنی خدا کے برگزیدہ مسیح کی لائی ہوئی صداقت اور اس صداقت کی حامل جماعت کو مٹانے کے لئے اس پر حملہ آور ہیں یہ نظارہ نہایت درجہ صبر آزما تھا اور مؤلف رسالہ ہذا نے ان تاریک گھڑیوں میں ایک دو کو نہیں۔ دس بیس کو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں کو بچوں کی طرح روتے اور بلکتے ہوئے دیکھا۔ اپنے جدا ہونے والے امام کے لئے نہیں۔ مجھے یہ اعتراف کرنا چاہیئے۔ کہ اس وقت جماعت کے غم کے سامنے یہ غم بھولا ہوا تھا۔ بلکہ جماعت کے اتحاد اور اس کے مستقبل کی فکر میں۔ مگر اکثر لوگ تسلی کے اس فطری ذریعہ سے بھی محروم تھے۔ وہ رونا چاہتے تھے مگر افکار کے ہجوم سے رونا نہیں آتا تھا۔ اور دیوانوں کی طرح اِدھر اُدھر نظر اٹھائے پھرتے تھے۔ تاکہ کسی کے منہ سے تسلی کا لفظ سن کر اپنے ڈوبتے ہوئے دل کو سہارا دیں۔ غم یہ نہیں تھا۔ کہ منکرین خلافت تعداد میں زیادہ ہیں یا یہ کہ ان کے پاس حق ہے۔ کیونکہ نہ تو وہ تعداد میں زیادہ تھے۔ اور نہ ان کے پاس حق تھا۔ بلکہ غم یہ تھا۔ کہ باوجود تعداد میں نہایت قلیل ہونے کے اور باوجود حق سے دور ہونے کے ان کی سازشوں کا جال تمام ۔۔۔ میں پھیلا ہوا تھا۔ اور قریباً تمام مرکزی دفاتر پر ان کا قبضہ تھا اور پھر ان میں کئی لوگ رسوخ والے۔ طاقت والے اور دولت والے تھے اور سب سے بڑی بات یہ تھی۔ کہ چونکہ ابھی تک اختلافات کی کشمکش مخفی تھی۔ اس لئے یہ بھی علم نہیں تھا۔ کہ کون اپنا ہے اور کون بیگانہ۔ اور دوسری طرف جماعت کا یہ حال تھا۔ کہ ایک بیوہ کی طرح بغیر کسی خبر گیر کے پڑی تھی۔ گویا ایک ریوڑ تھا۔ جس پر کوئی گلہ بان نہیں تھا۔ اور چاروں طرف بھیڑیئے تاک لگائے بیٹھے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دردانگیز تقریر

اس قسم کے حالات نے دلوں میں عجیب ہیبتناک کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔ اور گو خدا کے وعدوں پر ایمان تھا۔ مگر ظاہری اسباب کے ماتحت دل بیٹھے جاتے تھے۔ جمعہ سے لیکر عصر تک کا وقت زیادہ نہیں ہوتا۔ مگر یہ گھڑیاں ختم ہونے میں نہیں آتی تھیں۔ آخر خدا خدا کر کے عصر کا وقت آیا۔ اور خدا کے ذکر سے تسلی پانے کے لئے سب لوگ مسجد نور میں جمع ہو گئے۔ نماز کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب نے ایک مختصر مگر نہایت دردانگیز اور موثر تقریر فرمائی۔ اور ہر قسم کے اختلافی مسئلہ کا ذکر کرنے کے بغیر جماعت کو نصیحت کی۔ کہ یہ ایک نہایت نازک وقت ہے۔ اور جماعت کے لئے ایک بھاری ابتلا کی گھڑی درپیش ہے۔ پس سب لوگ گریہ وزاری کے ساتھ خدا سے دعائیں کریں۔ کہ وہ اس اندھیرے کے وقت میں جماعت کے لئے روشنی پیدا کر دے۔ اور ہمیں ہر رنگ کی ٹھوکر سے بچا کر اسی رستہ پر ڈال دے۔ جو جماعت کے لئے بہتر اور مبارک ہے اور اس موقعہ پر آپ نے یہ بھی تحریک فرمائی۔ کہ جن لوگوں کو طاقت ہو وہ کل کے دن روزہ بھی رکھیں۔ تاکہ آج رات کی نمازوں اور دعاؤں کے ساتھ کل کا دن بھی دعا اور ذکر الٰہی میں گزرے۔ اس تقریر کے دوران میں لوگ بہت روئے۔ اور مسجد کے چاروں کونوں سے گریہ وبکا کی آوازیں بلند ہوئیں۔ مگر تقریر کے ساتھ ہی لوگوں کے دلوں میں ایک گونہ تسلی کی صورت بھی پیدا ہو گئی اور وہ آہستہ آہستہ منتشر ہو کر دعائیں کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہوں کو چلے گئے۔

مخفی رسالہ کی اشاعت

رات کے دوران میں اس بات کا علم ہوا۔ کہ منکرین خلافت کے لیڈر مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے نے حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وفات سے قبل ہی ایک رسالہ " ایک نہایت ضروری اعلان " کے نام سے چھپوا کر مخفی طور پر تیار کر رکھا تھا۔ اور ڈاک میں روانہ کرنے کے لئے اس کے پیکٹ وغیرہ بھی بنوا رکھے تھے۔ اور ۔۔۔ یہ رسالہ بڑی کثرت کے ساتھ تقسیم کیا جا رہا تھا۔ بلکہ یہ محسوس کر کے کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وفات بالکل سر پر ہے۔ آپ کی زندگی میں ہی اس رسالہ کو دور کے علاقوں میں بھجوا دیا گیا تھا۔ اس رسالہ کا مضمون یہ تھا۔ کہ جماعت میں خلافت کے نظام کی ضرورت نہیں۔ بلکہ انجمن کا انتظام ہی کافی ہے۔ البتہ غیر احمدیوں سے بیعت لینے کی غرض سے اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وصیت کے احترام میں کسی شخص کو بطور امیر مقرر کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ شخص جماعت یا صدر انجمن احمدیہ کا مطاع نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کی امارت اور سرداری محدود اور مشروط ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ یہ اشتہار یا رسالہ بیس اکیس صفحے کا تھا۔ اور اس میں کافی مفصل بحث کی گئی تھی۔ اور طرح طرح سے جماعت کو اس بات پر ابھارا گیا تھا۔ کہ وہ کسی واجب الاطاعت خلافت پر رضامند نہ ہوں۔ جب قادیان میں اس رسالہ کی اشاعت کا علم ہوا۔ اور یہ بھی پتہ لگا۔ کہ قادیان سے باہر اس رسالہ کی اشاعت نہایت کثرت کے ساتھ کی گئی ہے۔ تو طبعاً اس پر بہت فکر پیدا ہوا۔ کہ مبادا یہ رسالہ ناواقف لوگوں کی ٹھوکر کا باعث بن جائے۔ اس کا فوری ازالہ وسیع پیمانہ پر تو مشکل تھا۔ مگر قادیان کے حاضر الوقت احمدیوں کی ہدایت کے لئے ایک مختصر سا نوٹ تیار کیا گیا۔ جس میں یہ درج تھا۔ کہ جماعت میں اسلام کی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق خلافت کا نظام ضروری ہے۔ اور جس طرح حضرت خلیفہ اول رضؓ جماعت کے مطاع تھے۔ اسی طرح آئندہ خلیفہ بھی مطاع ہوگا۔ اور خلیفہ کے ساتھ کسی قسم کی

شرائط وغیرہ طے کرنا یا اس کے خدا داد اختیارات کو محدود کرنا کسی طرح درست نہیں۔ اس نوٹ پر حاضر الوقت لوگوں کے دستخط کرائے گئے تاکہ یہ اس بات کا ثبوت ہو کہ جماعت کی اکثریت نظام خلافت کے حق میں ہے۔ غرض یہ رات بہت سے لوگوں نے نہایت کرب اور اضطراب کی حالت میں گذاری۔

سمجھوتہ کی آخری کوشش

دوسرے دن فریقین میں ایک آخری سمجھوتہ کی کوشش کے خیال سے نواب محمد علی خانصاحب کی کوٹھی پر ہر دو فریق کے چند زعما کی میٹنگ ہوئی جس میں ایک طرف مولوی محمد علی صاحب اور چند ان کے رفقاء اور دوسری طرف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور نواب محمد علی خانصاحب اور بعض دوسرے مؤیدین خلافت شامل ہوئے اس میٹنگ میں منکرین خلافت کو ہر رنگ میں سمجھایا گیا کہ اس وقت سوال صرف اصول کا ہے۔ پس کسی قسم کے ذاتی سوال کو درمیان میں نہ لائیں۔ اور جماعت کے شیرازہ کی قدر کریں۔ یہ بھی کہا گیا کہ اگر منکرین خلافت سرے سے خلافت ہی کے اڑانے کے درپے نہ ہوں۔ تو ہم خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتے ہیں۔ کہ مومنوں کی کثرت رائے سے جو بھی خلیفہ منتخب ہوگا۔ خواہ وہ کسی پارٹی کا ہو۔ ہم سب دل و جان سے اس کی خلافت کو قبول کریں گے۔ مگر منکرین خلافت نے اختلافی مسائل کو آڑ بنا کر خلافت کے متعلق ہر قسم کے اتحاد سے انکار کر دیا۔ بالآخر جب یہ لوگ کسی طرح بھی نظام خلافت کے قبول کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوئے تو ان سے استدعا کی گئی کہ اگر آپ لوگ خلافت کے منکر ہی رہنا چاہتے ہیں تو آپ کا خیال آپ کو مبارک ہو لیکن جو لوگ خلافت کو ضروری خیال کرتے ہیں آپ خدارا ان کے رستے میں روک نہ بنیں اور انہیں اپنے میں سے کوئی خلیفہ منتخب کرکے ایک ہاتھ پر جمع ہو جانے دیں مگر یہ اپیل بھی بہرے کانوں پر پڑی اور اتحاد کی آخری کوشش ناکام گئی۔ چنانچہ جب ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو بروز ہفتہ اثر کی نماز کے بعد سب حاضر الوقت احمدی خلافت کے انتخاب کے لئے مسجد نور میں جمع ہوئے تو منکرین خلافت بھی اس مجمع میں دو ڈھائی سو کی تعداد میں موجود تھے۔

بیعت

اس دو ہزار کے مجمع میں سب سے پہلے نواب محمد علی خان صاحب نے حضرت خلیفہ اول کی وصیت پڑھ کر سنائی۔ جس میں جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع ہو جانے کی نصیحت تھی اس پر ہر طرف سے "حضرت میاں صاحب" کی آوازیں بلند ہوئیں اور اسی کی تائید میں مولانا سید محمد احسن صاحب امروہوی نے جو جماعت کے پرانے بزرگوں میں سے تھے کھڑے ہو کر تقریر کی۔ اور خلافت کی ضرورت اور اہمیت بتا کر تجویز کی کہ حضرت خلیفہ اول کے بعد میری رائے میں ہم سب کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ کہ وہی ہر رنگ میں اس مقام کے اہل اور قابل ہیں اس پر سب طرف سے پھر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے حق میں آوازیں اٹھنے لگیں اور سارے مجمع نے بالاتفاق اور بالاصرار کہا کہ ہم انہی کی خلافت کو قبول کرتے ہیں۔ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب اور ان کے بعض رفقاء بھی موجود تھے۔ مولوی محمد علی صاحب نے مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر کے دوران میں کچھ کہنا چاہا۔ اور اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کی۔ لیکن لوگوں نے یہ کہکر انہیں روک دیا کہ جب آپ خلافت ہی کے منکر ہیں۔ تو اس موقعہ پر ہم آپ کی کوئی بات نہیں سن سکتے۔ اور اس کے بعد مومنوں کی جماعت نے اس جوش اور ولولہ کے ساتھ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی طرف رخ کیا کہ اس کا نظارہ کسی دیکھنے والے کو نہیں بھول سکتا۔ لوگ چاروں طرف سے بیعت کے لئے ٹوٹے پڑتے تھے۔ اور یوں نظر آتا تھا کہ خدائی فرشتے لوگوں کے دلوں کو پکڑ پکڑ کر منظور ایزدی کی طرف کھینچے لا رہے ہیں۔ اس وقت ایسی ریلا پیل تھی۔ اور جوش کا یہ عالم تھا کہ لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ اور بچوں اور کمزور لوگوں کے پس جانے کا ڈر تھا۔ اور چاروں طرف سے یہ آواز اٹھ رہی تھی کہ ہماری بیعت قبول کریں ہماری بیعت قبول کریں۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے چند لمحات کے تامل کے بعد جس میں ایک عجیب قسم کا پرکیف عالم تھا۔ لوگوں کے اصرار پر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور بیعت لینی شروع کی۔ یکلخت مجلس میں ایک سناٹا چھا گیا۔ اور جو لوگ قریب نہیں پہنچ سکتے تھے۔ انہوں نے اپنی پگڑیاں پھیلا پھیلا کر اور ایک دوسرے کی پیٹھوں پر ہاتھ رکھکر بیعت کے الفاظ دہرائے [1]

بیعت شروع ہو جانے کے بعد مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء اس مجمع سے حسرت کے ساتھ رخصت ہو کر اپنی فرودگاہ کی طرف چلے گئے۔

پہلی تقریر

بیعت کے بعد لمبی دعا ہوئی جس میں سب لوگوں پر رقت طاری ہوئی تھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس مجمع میں کھڑے ہو کر ایک درد انگیز تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت کو اس کے نئے عہد کی ذمہ داریاں بتا کر آئندہ کام کی طرف توجہ دلائی اور اسی دوران میں کہا کہ میں ایک کمزور اور بہت ہی کمزور انسان ہوں۔ مگر میں خدا سے امید رکھتا ہوں کہ جب اس نے مجھے اس خلعت سے نوازا ہے۔ تو وہ مجھے اس بوجھ کے اٹھانے کی طاقت دے گا اور میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ اور تم میرے لئے دعا کرو۔ چنانچہ فرمایا:۔

"دوستو! میرا یقین اور کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ پھر میرا یقین ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ . . . . پھر میرا یقین ہے کہ قرآن مجید وہ پیاری کتاب ہے۔ جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی اور وہ خاتم الکتب اور خاتم شریعت ہے۔ پھر میرا یقین ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہی نبی تھے۔ جس کی خبر مسلم میں ہے اور وہی امام تھے۔ جس کی خبر بخاری میں ہے مگر میں پھر کہتا ہوں کہ شریعت اسلامی کا کوئی حصہ اب منسوخ نہیں ہو سکتا. . . . . خوب غور سے دیکھ لو اور تاریخ اسلام میں پڑھ لو کہ جو ترقی اسلام کی خلفاء راشدین کے زمانہ میں ہوئی۔ وہ جب خلافت حکومت کے رنگ میں تبدیل ہو گئی تو گھٹتی گئی . . . . . تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسی منہاج نبوت پر حضرت مسیح موعودؑ کو آنحضرت صلعم کے وعدے کے موافق بھیجا۔ اور ان کی وفات کے بعد پھر وہی سلسلہ خلافت راشدہ کا چلا ہے . . . . . حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب ان کا درجہ اعلیٰ علیین میں ہو اس سلسلہ کے پہلے خلیفہ تھے . . . . پس جب تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا اسلام مادی اور روحانی طور پر ترقی کرتا رہے گا . . . . . میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں ایک خوف ہے اور میں اپنے وجود کو بہت ہی کمزور پاتا ہوں . . . . میں جانتا ہوں کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں۔ میں کس طرح دعوے کر سکتا ہوں کہ میں دنیا کی ہدایت کر سکوں گا۔ اور حق اور راستی کو پھیلا سکوں گا۔ ہم تھوڑے ہیں اور اسلام کے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم اور غریب نوازی پر ہماری امیدیں بے انتہا ہیں۔ تم نے یہ بوجھ مجھ پر رکھا ہے۔ تو سنو! اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میری مدد کرو اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے فضل اور توفیق چاہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرمانبرداری میں میری اطاعت کرو میں انسان ہوں۔ اور کمزور انسان مجھ سے کمزوریاں ہونگی۔ تو تم چشم پوشی کرنا تم سے غلطیاں ہوں گی میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتا ہوں کہ میں چشم پوشی اور درگذر کرونگا میرا اور تمہارا متحدہ کام اس سلسلہ کی ترقی اور اس سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے . . . . اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لوگے اور اس عہد کو مضبوط کروگے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کرے گا۔"

(الفضل مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ الوصیت)

قلوب پر سکینت کا نزول

اس بیعت اور اس تقریر کے بعد لوگوں کی طبیعتوں میں کامل سکون تھا۔ اور ان کے دل اس طرح تسلی پاکر ٹھنڈے ہو گئے تھے۔ جس طرح کہ ایک گرمی کے موسم کی بارش جھلسی ہوئی زمین کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ روح القدس نے آسمان پر سے ان کے دلوں پر سکینت نازل کی۔ اور خدا کے مسیح کی یہ بات ایک دفعہ پھر پوری ہوئی کہ:۔

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں
اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے
جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے"۔
(الوصیت)

دعا اور تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے شمالی میدان میں قریباً دو ہزار مردوں اور کئی سو عورتوں کے مجمع میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر حضور کی معیت میں مخلصین کا یہ بھاری مجمع جس کے ہر متنفس کا دل اس وقت رنج و خوشی کے دوہرے جذبات کا مرکز بنا ہوا تھا۔ حضرت خلیفہ اولؓ کی نعش مبارک کو لے کر بہشتی مقبرہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور وہاں پہنچ کر اس مبارک انسان کے مبارک وجود کو ہزاروں دعاؤں کے ساتھ اس کے آقا و محبوب کے پہلو میں سلا دیا۔

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۳۲۳ تا صفحہ ۳۲۶)

[1] الفضل مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء مع ضمیمہ

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

۱۳۷۲۳ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ انوار احمد صاحب قوم کشمیری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۶۱ ر ب بیریانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۰/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے جو خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور کانٹے نقرئی قیمتی ایک روپیہ کل -/۵۰۱ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ رشیدہ بیگم زوجہ انوار احمد موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد انوار احمد خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۴۱۱۶ منکہ عمر حسن زوجہ احمد خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اور زیور طلائی وزنی ۳ تولہ قیمتی -/۳۰۰ روپے۔ زیور نقرئی وزنی ۵ تولہ قیمتی ۸۲/۸/- کل میزان ۱۳۹۲/۸/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ عمر حسن موصیہ بقلم خود گواہ شد عبد الغنی خان۔ گواہ شد احمد خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد مہر خاں پریذیڈنٹ چک ۱۰۹ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۳۶۵۶ منکہ کرم الٰہی ولد چودھری نواب دین صاحب قوم جٹ ڈھوالی پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن چک نمبر ۵۱۹ گ ب ڈاکخانہ گگو منڈی ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ عارضی مستقل الاٹمنٹ کے سلسلہ میں مجھے سرکار کی طرف سے ۴۰ کنال زمین برائے کاشت ملی ہے۔ میں چونکہ زمین کا مالک نہیں۔ اس لئے اسکی پیداوار کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری سالانہ آمد -/۲۰۰ روپے ہے۔ العبد کرم الٰہی موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبد اللطیف، چک نمبر ۵۱۹ گ ب۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۳۶۵۷ منکہ محمد اسماعیل ولد چودھری گلاب دین صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن چک ۵۱۹ گ ب ڈاکخانہ گگو منڈی ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ عارضی مستقل الاٹمنٹ کے سلسلہ میں مجھے سرکار کی طرف سے ۳۸ کنال زمین برائے کاشت ملی ہے۔ اس زمین کی پیداوار کے ۱/۱۰ حصہ کی جو -/۲۰۰ روپے سالانہ ہے۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد اسماعیل موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبد اللطیف چک ۵۱۹ گ ب۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۴۱۰۶ منکہ محمد فضل کریم ولد فاضل ملا صاحب قوم احمدی پیشہ ٹائپسٹ عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن نارائن گنج ڈاکخانہ خاص ضلع ڈھاکہ صوبہ مشرقی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک رہائشی مکان خام قیمتی -/۱۰۰۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میرا گذارہ ماہوار آمد یکصد روپیہ ماہوار پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد فضل کریم بحروف انگریزی

46/N 2 B Sonfinagar
P. O. Romna
Daca
(Present Address)

گواہ شد ظل الرحمٰن مبلغ۔ گواہ شد محمد عمر بشیر احمد نمبر ۱۰۷ اسلام پور روڈ ڈھاکہ۔

۱۴۱۱۸ منکہ انوری بیگم بیوہ ظہور الدین احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۰۹ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد زیور طلائی ۷ تولہ قیمتی -/۷۰۰ روپے اور نقرئی ۴ تولے قیمتی -/۶ روپے کل ۷۰۶/- روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ انوری بیگم بقلم خود گواہ شد مہر خاں پریذیڈنٹ چک ۱۰۹ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبد الغنی خاں چک ۱۰۹

نمبر ۱۴۱۱۵ منکہ سرداراں بیگم زوجہ رشید احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے اور زیور طلائی ۲½ تولے قیمتی -/۲۵۰ روپے۔ زیور نقرئی ۱۰ تولے قیمتی -/۲۴۰ روپے۔ کل -/۹۹۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ سرداراں بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد مہر خاں پریذیڈنٹ چک ۱۰۹۔ گواہ شد عبد الغنی خاں چک ۱۰۹

نمبر ۱۴۱۱۴۔ منکہ احمد الدین ولد حاجی چودھری غلام احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۶½ سال پیشہ زراعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ صرف ۱۴ ایکڑ زمین الاٹ ہے۔ اس کی آمد سالانہ -/۱۰۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد احمد الدین دستخط بحروف انگریزی۔ گواہ شد نعمت خاں موصی۔ گواہ شد مہر خاں پریذیڈنٹ چک ۱۰۹ گواہ شد عبد الغنی خاں چک ۱۰۹۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

والی بال کلب ربوہ نے میچ جیت لیا

بروز ہفتہ بتاریخ ۱۲ مارچ ۵۵ء احمدیہ والی بال کلب ربوہ اور پنجاب ٹرانسپورٹ ... لاہور کے مابین لائلپور کے مابین لائلپور میں والی بال کا شاندار میچ ہوا جس میں ربوہ کی ٹیم جیت گئی۔

تنویر قریشی
سیکرٹری والی بال کلب ربوہ

ایڈیٹوریل

(بقیہ صفحہ ۳)

کیا حضور نے اس عظیم مقصد میں اپنے وقت کا لمحہ لمحہ صرف نہیں کیا؟ کیا قدم قدم پر آپ کو اللہ تعالیٰ کی نصرت نہیں ہوئی؟ کیا حضور کی گزشتہ درخشاں زندگی ان الفاظ کی زندہ تصدیق نہیں کرتی؟

البتہ ہم سے کوتاہی بڑی کوتاہیاں ہوئی ہیں اور گو ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ساتھ کما حقہٗ نہیں دے سکے مگر پھر بھی ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں ہم میں سے اکثر کمزور ہیں۔ مگر پھر بھی حضور ایدہ اللہ کی دعائیں ہمارے حوصلوں کو بھی بلند رکھتی رہی ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی نے ہم سے ایسے کام سرانجام پا رہے ہیں جس سے ہم دل نہیں سکتے اور ہمیں یقین ہے کہ جس طرح گذشتہ میں کمزوری کے ساتھ ... ہم ... اسی طرح ہم بھی حضور ایدہ اللہ کے سہارے گرتے پڑتے اس منزل کی طرف بڑھتے ہی چلے جائیں گے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے۔

آجکل حضور بیمار ہیں۔ گو کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری کے حملہ کو روک دیا ہے اور حضور روبصحت ہیں۔ لیکن دن رات کام کی وجہ سے آپ کے جسم اور دل و دماغ پر اثر پڑا ہے۔ اس کے لئے حضور کو اگرچہ آرام کی بیحد ضرورت ہے مگر جو حضور کا پیغام الفضل میں آج بھی شائع ہو رہا ہے اس کے آخری الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔ فرماتے ہیں:۔

"اگر چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو۔ تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ تا کہ خدا تمہاری مدد کرے۔ اور جو کام ہم نے مل کر شروع کیا تھا وہ ہم اپنی آنکھوں سے کامیاب طور پر پورا ہوتا دیکھیں"

گویا حضور ایدہ اللہ کو اپنی بیماری میں جو فکر بھی ہے تو یہی ہے کہ خدمت اسلام کر سکیں۔ یعنی آپ نے خلافت کا مقام اختیار کرتے وقت اپنے خطاب میں جو اپنا مقصد بتایا تھا بیماری میں بھی آپ اس کو فراموش نہیں کر سکے۔ کاش کہ ہم بھی اس مقصد کی تکمیل کے لئے اپنی صحت و تندرستی میں وہی عزم دکھائیں جس کی طرف حضور نے اپنے خطاب میں ہمیں دعوت دی تھی۔

خلافت ایک نعمت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت ہمیں عطا کی ہوئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے وجود مبارک سے طویل سے طویل کرے اور ہم ہمہ وجوہ اس کے اہل ثابت ہوں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۴ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل مورخہ ۱۳ مارچ بروز اتوار مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے بذریعہ تار اور بذریعہ فون جو لاہور سے جو اطلاعات موصول ہوئیں وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) لاہور ۱۲ مارچ بوقت ۹ بجے شب بذریعہ تار:۔ "آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ ٹمپریچر نارمل ہے۔ دردِ نقرس میں بھی کمی ہے۔ حضور چھڑی کے سہارے کمرے میں تین مرتبہ چلے۔ بائیں بازو کی حالت کل جیسی ہی ہے"۔

(۲) لاہور ۱۳ مارچ بوقت سوا دس بجے صبح (بذریعہ فون):۔ رات حضور کو نیند اچھی طرح سے آ گئی۔ طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ ٹمپریچر نارمل ہے اور دردِ نقرس میں بھی کمی واقع ہو گئی ہے۔ بائیں بازو کی حالت ویسی ہی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پاکستان آنے کیلئے انگلستان سے روانہ ہو گئے

لنڈن ۱۴ مارچ (بذریعہ تار) مکرم مولود احمد خانصاحب مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد معہ اہل و عیال پاکستان واپس آنے کے لئے مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۵ء کو کینیڈا نیا اسکر لائن کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ بیگم باجوہ صاحبہ کی طبیعت ان دنوں علیل ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ اس کے فضل سے بخیر و عافیت منزلِ مقصود تک پہنچیں۔ آمین

پنڈت نہرو کو مسٹر محمد علی کی مبارکباد

کراچی ۱۴ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم بھارت پر ناگپور میں جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس سے محفوظ رہنے پر وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے انہیں مبارکباد دی ہے۔ ایک پیغام میں مسٹر محمد علی نے کہا ہے۔ آپ کی ذات پر جو وحشیانہ حملہ کیا گیا۔ اس کی خبر سن کر مجھے سخت صدمہ ہوا۔ لیکن یہ اطلاع میرے لئے باعث اطمینان اور وجہ مسرت ہے کہ خدا نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو اپنے ملک اور عالمی امن کے سلسلہ میں مزید خدمت انجام دینے کے لئے آپ کو محفوظ رکھا۔ میں پاکستان کی حکومت اور عوام کی جانب سے اور خود اپنی جانب سے آپ کو آپ کی سلامتی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہم آپ کی درازی عمر کیلئے دعاگو ہیں۔

نہرو پر حملہ کرنے والے کا بیان

ناگپور ۱۴ مارچ۔ ناگپور میں جس شخص کو پنڈت نہرو پر قاتلانہ حملہ کرنے کی ناکام کوشش کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس نے پولیس کو بتایا ہے۔ "میں وزیر اعظم کو قطعاً ہلاک کرنا نہیں چاہتا تھا۔ میں ان سے صرف گفتگو کرنے کا خواہاں تھا۔ میں ان کو یہ بتانا چاہتا تھا۔ کہ ہمارا ملک کس طرح بھی کوئی انصاف نہیں ہو رہا۔

واشنگٹن ۱۴ مارچ۔ جون ۱۹۵۵ء میں ختم ہونے والے مالی سال میں امریکہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کو ۵۵ کروڑ ڈالر سے زیادہ کی امداد دے گا۔

نشتر میڈیکل کالج کے لئے ایک کروڑ ۵ لاکھ روپے کی امداد

کراچی ۱۴ مارچ۔ نشتر میڈیکل کالج ملتان کو مکمل کرنے کے لئے اس سال ایک کروڑ ۵ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں لاہور کے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کی توسیع کے لئے بھی مرکزی حکومت نے تیس لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔ مرکز نے معاشرتی بہبود کی سکیموں کے لئے ۵ کروڑ روپے کی جو رقوم منظور کی ہیں۔ یہ تمام اخراجات ان میں سے کئے جائیں گے۔ انہی رقوم میں سے حکومت نے متعدد کالجوں کو مناسب امداد بھی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں ۴ لاکھ روپے پرائیویٹ کالجوں اور سکولوں کو عمارتیں تعمیر کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔

شاہ حسین کراچی سے عمان روانہ ہو گئے

کراچی ۱۴ مارچ۔ اردن کے شاہ حسین اور آپ کی والدہ ملکہ زین الشرف پاکستان کا نو روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد آج صبح کراچی سے عمان روانہ ہو گئے۔ آپ کے روانہ ہونے سے قبل بری بحری اور فضائی فوج کے ایک دستے نے آپ کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ آپ گورنر جنرل پاکستان جناب غلام محمد وزیر اعظم مسٹر محمد علی مرکزی وزراء سفارتی نمائندوں اور کراچی کے معزز شہریوں کو الوداع کہنے کے بعد روانہ ہوئے۔ شاہ حسین نے مہاجرین کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کو تین ہزار پونڈ کا ایک چیک دیا ہے۔ پاکستان میں دورانِ قیام میں بھی شاہ حسین نے مہاجرین کی فلاح و بہبود کے کاموں میں خاص دلچسپی لی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نکاح کی تقریب سعید

لاہور ۱۳ مارچ۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۵ء بروز ہفتہ ۴ بجے سہ پہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صاحبزادی بی بی امۃ الجمیل بیگم اور جناب چوہدری ناصر محمد سیال واقف زندگی ابن جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی تقریب نکاح عمل میں آئی۔ حضور ایدہ اللہ نے علالت کے باعث بستر پر لیٹے ہوئے خطبہ پڑھا اور نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ تقریب جس میں پچاس کے قریب احباب شریک ہوئے نہایت موثر طریق پر عمل میں آئی۔ اور ایک لمبی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ دورانِ تقریب میں اول سے آخر تک حضور پر ایک خاص کیفیت طاری رہی دیگر احباب کا بھی یہ حال تھا۔ کہ سب کی آنکھیں پرنم تھیں۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دیگر افراد خاندان اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے۔ کہ مولا کریم اس رشتہ کو سلسلہ احمدیہ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے لئے ہر طرح خیر و برکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین اللھم آمین۔ تمام احباب جماعت بھی اس رشتے کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصیت سے دعائیں کریں۔

درخواست دعاء

چوہدری عبدالرحمٰن صاحب شاکر کلرک نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ زائد از ایک ماہ سے بعارضہ لقوہ بیمار ہیں احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

شیخ عظیم الرحمٰن
ہیڈ کلرک نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ